یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر ۱۵

امرتسر یکم ذی الحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	ہے

قیمت پیشگی آنی چاہیے نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرطیکہ پسند ہوں مفت درج ہونگی + آ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار چاہیے۔ بیرنگ خطوط واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

قرض بری بلا ہے

ایک شخص نامی محمد حسین نے افغانیوں سے ۵ یا ۶ روپیہ کا کپڑا ادھار میعاد چھ ماہ پر خرید کیا ہے حضرات افغانی صاحبان میعاد مقررہ پر تقاضے کو تشریف لائے مسمی مذکور سے روپیہ طلب کیا اس نے روپیہ کے دینے میں ایچ پیچ کی۔ افغانی صاحبوں کا تقاضا تقاضا کیا تھا جان پر ہو گیا ایسے حلوے مانڈی سے کام بھی نامبردہ نے افغانیوں کا تقاضا شدید دیکھ کر

کیا ہی خوب سوچی

چلو ڈوب مریں جان جاوے تقضیہ چھوٹے۔ آپ لپکتے جھپٹتے جلدی متصل چوکی پولیس چاہ عمیق جس میں پانی بھی بہت ہے اسکی منڈیر پر جا بیٹھے افغانی صاحبان نے سمجھا کہ یہ دھمکا دہی ڈراوہ کا کام ہے اسکے پیچھے وہ بھی جا موجود ہوئے کہ اس

سوچا کہ انہوں نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ جھٹ کود کر دھڑام کنوئیں میں داخل۔ بازار میں شور مچا۔ لیجیو دیکھیو نکالیو۔ سو وہ انس کنوئیں میں گر پڑا ۱۱۔ فروری ۴ بجے دن کا موقعہ خلق خدا جمع ہوگئی۔ پولیس آئی کنوئیں میں آدمی کو واسطے نکالنے کے اتارا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ زندہ صحیح و سلامت ہیں۔ خدا کی قدرت قریب ایک گھنٹے کے کوئیں میں بسیرا کیا۔ پھر زندہ سلامت ہے پولس ڈولی میں بٹھا کر تھانہ سبزی منڈی کو لے گئی۔ ہر سہ افغانوں کو بھی ہمراہ لیا۔

اپنی زندگی کا کیا کچھ بھی خیال + مرنے کو بہتر سمجھا جینے کو محال

افسوس صد افسوس پھر مسلمانی کا دعویٰ۔ کام جہنم کے اور سہرا امید جنت کی (ترجمہ حدیث) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے پہاڑ پر سے گر کر اپنی جان کو ہلاک کیا وہ جہنم میں جاویگا اور ہمیشہ گرا کرے گا جس نے زہر پی کر اپنی جان کو قتل کیا اسکے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں اسکو پیا کریگا جس نے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اسکے ہاتھ میں ہوگی اسکو ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی وابوداؤد۔ بشارت قتل نفس خود کے اور بھی بہت ہیں سب کا اعذر یہ ہو خواہ ڈوب کر مرے یا کسی اور ذریعہ سے اسکے لئے جہنم طیار ہو دیکھو حدیث بخاری شریف میں جندب بن عبداللہ نے مرفوعاً لکھا ہے ایک آدمی مجروح تھا اسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندہ نے اپنی جان کیساتھ جلدی کی میں نے جنت کو اسپر حرام کیا۔ اللھم احفظنا۔ آجکل اکثر آدمی قرض روپیہ لے بیٹھتے ہیں۔ پھر اسکی ادا کی فکر تک نہیں رکھتے ہیں بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہو قرض کے مار لینے کی نیت ٹھان لیتے ہیں کچھ خوف خدا نہیں ہوتا۔ نہیں سمجھتے ہیں کہ قرض کا گناہ شہید کو بھی معاف نہیں ہوتا۔ آنحضرت قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے دیکھو۔ حدیث ابوہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے جس نے مال لیا لوگوں کا اور وہ ارادہ رکھتا ہے اسکے ادا کرنیکا تو ادا کرادیگا اللہ اس سے اور جو اسلئے لیا کہ اوسکو تلف کردے تو تلف کردیگا اللہ اسکو رواہ البخاری۔

(المحدیث)۔ انہی خرابیوں کی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین۔ یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرض کو کفر کے برابر کردیا۔ فرمایا۔ ہاں اسلئے کہ آدمی جب

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا سفر حج

خط ۱۔ الحمدللہ کہ ہم سب بخیریت ہیں تکالیف سفر گو پیش و پیش ہیں۔ مگر قطع مسافت کی نعمت اتنی بڑی ہے کہ تکلیف اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ تسخیر فلک و بحر اور تہیہ اشیاء ضروریہ کیا چھوٹی چھوٹی نعمتیں ہیں۔ ایسی نعماء جزیلہ کے مقابلے میں ایسی تکالیف یسیرہ پر زبان شکایت کھولے رکھنا۔ اور شکر ایک دم بھی ادا نہ کرنا بیشک اس آیت کا مصداق ہے۔

الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من آیاتہ ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور واذا غشیہم موج کالظلل دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجاہم الی البر فمنہم مقتصد وما یجحد بآیاتنا الا کل ختار کفور (لقمان)

صبار شکور۔ اکثر جہاز کے ساتھ ہی وارد ہے۔ آگے دونوں صفتوں کو اکٹھا ذکر کرنے کی توجیہ کچھ صفائی سے سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ صبار تو ہے متعلق ہے ان تکالیف کے جو جہاز میں پیش آتی ہیں۔ مثلاً چکر۔ متلی اور قے۔ پانی پینے کے وقت ہجوم میں تنگ ہونا کھانا پکانے وقت یہ جاننا کہ ایسی تکلیف سے کھانا پکانے سے مجبور رہنا بہتر ہے۔ اور شکور۔ ان سب تکالیف پر ان اشیاء کا حصول ایسی جگہ پر کہ وہاں زمین نظر نہیں آتی۔ کوئی درخت وہاں دکھائی نہیں دیتا۔ چاروں طرف صدہا کوس تک پانی ہی پانی ہے۔ تو کیا ایسی جگہ پر خورش کا تیار ہونا اور اشیاء خوردنی کا ہمراہ ہونا ان تکالیف کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی۔ مزید برآں ایسے عمیق بحر میں جہاز پر ایسے امن سے بیٹھے رہنا۔ کہ گویا معلوم ہی نہیں گھر میں بیٹھا جہاز میں؟ تو پھر انسان اگر ان نعماء کا شکریہ نہ کرے۔ اور ان تکالیف کی شکایت سے زبان رکھے۔ تو کیا وہ ختار کفور نہیں ہے۔ اللھم لک الحمد۔

خط ۲

الحمدللہ کہ کل بروز بدھ بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک جدہ میں آگئے ہیں۔ انشاء اللہ کل بروز جمعہ یا ہفتہ قافلہ مکہ مکرمہ کو چلیگا۔ قران کی تقریظیں معتقد

ahmadiyyamuslim.de

آسائش والی ہے۔ کہ وہاں کا آرام دیکھکر انگریزی حکومت بھول جاتی ہے بمبئی کی قرنطین اور جہاز کی تکان سے آرام کے لئے قمران علیحدہ نعمت ہے۔ وہاں کا سلوک علیحدہ نعمت ہے۔ حجاج کی زبانی جسقدر تکالیف قمران قرنطین کی سنی جاتی تھیں۔ شاید وہ سب پچھلے سالوں میں ہوئی ہوں گی۔ میں وہ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ ہمارے ساتھہ برتا گیا۔ الحمدللہ کہ ترکی محافظ جو مقرر تہا۔ ایسا نیک مسلمان تہا۔ کہ کل حاجی اسکو دعاے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ بے شک وہ بڑا نیکدل مسلمانوں کا خیرخواہ مخلص مسلمان پایا گیا۔ ڈاکٹر گو نصرانی تہا۔ مگر وہ بھی نیک تہا۔ قمران کی قرنطین میں کوئی تکلیف نہیں بالکل تکلیف نہیں۔ ہاں اتنا حرج ضرور ہے۔ کہ ہر روز گنتی کے لئے سب کو ٹیٹوں سے باہر کھڑا کیا جاتا ہے کبھی کسی دن ڈاکٹر جہوٹ موٹ کی نبض بھی دیکھتا ہے۔ مگر اس کے دیکھنے کا اثر سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی کو اس وقت سخت بخار ہو چڑھا ہوا ہو۔ تو پچھلے پہر اسکو دوا کھلائی جاتی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کوئی بخار سے مر تا رہا ہو۔ مگر نبض کے بعد ڈاکٹر کے ملاحظہ کے وقت اس کا بخار اترا ہوا ہو۔ تو اسکو کوئی کچھ بھی نہیں پوچھتا۔ اور اکثر نبض نہیں بھی دیکھی جاتی۔ صرف اتنا پوچھا جاتا ہے۔ کہ سب اچھے ہو۔ اسکا جواب صرف یہی ہوتا ہے۔ کہ جی ہاں سب اچھے ہیں۔ بس ڈاکٹر صاحب یہ آئے اور وہ گئے۔ آپ قیاس فرمالیں۔ کہ اس میں کیا تکلیف ہے اور کیا حرج ہے۔ پانی دن بھر کھلا رہتا ہے۔ جس وقت کوئی ٹکٹ جہاں پانی کیلئے صبح اور شام جا کر دیوے پانی لے آوے۔ لکڑی سرکاری ملتی ہے ہر ٹٹی میں قریباً پچاس آدمی سماتے ہیں۔ ہر ٹٹی کے لئے ایک خادم مقرر ہے۔ اُس کا یہ کام ہے۔ کہ اپنے سارے ڈیرے کیلئے لکڑی پہاڑ کر چھوٹی چھوٹی کرے۔ اور جب صبح کے بعد ڈاکٹر کے آنیکا وقت ہو۔ قطار قطار بچا کر سب کو ٹٹی سے باہر کھڑا کرے۔ عورتیں علیحدہ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ اور اکثر معذور عورتیں اندر ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور ان کی گنتی کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی شخص نہایت سخت بیمار ہو۔ اور اسکو کچھ ہوش نہ ہو۔ تو اسکو ہسپتال میں رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ دس دن کے اندر اچھا ہو گیا۔ تو اس کو سب لوگوں کے ساتھہ روانہ کر دیتے ہیں اور اچھا نہ ہوا۔ تو اُس کو وہیں رکھا جاتا ہے اور اسکا مال اسباب بھی

وہیں رکھا جاتا ہے۔ حتی کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ اور پھر اس کو دوسرے جہاز میں سوار کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس عرصہ میں مر جاوے۔ تو اس کا مال اُس کے وارثوں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اور اس کا اثر باقی لوگوں پر کچھہ بھی نہیں پڑتا۔ دن بڑہائے نہیں جاتے قرنطین کو دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ کوئی شخص دوسرے حصے میں بغیر اجازت اپنے ترکی منتظم کے نہیں جا سکتا۔ اور اپنے قرنطین کی آٹھہ دس جھونپڑیوں میں جہاں چاہے پھرے اور ملاقات کرے۔ دونوں فریقین میں سے ہر روز کوئی نہ کوئی مر جاتا تھا۔ مگر اس کا اثر کچھہ بھی نہیں پڑا۔ نویں یا دسویں روز سب کو جہاز پر سوار کر دیا۔ قرنطین میں داخل ہونے سے پیشتر مہاجات وصول کئے جاتے ہیں۔ جو گنی سونیکا سکہ یعنی پونڈ ادا کرتے ہیں۔ اُن سے بعینہٖ وصول کئے جاتے ہیں۔ اور جو چاندی کا روپیہ دیتے ہیں۔ اُن کو بیسے دینے پڑتے ہیں۔ بخار وغیرہ بیماری کا قرنطین میں کوئی خوف نہیں۔ ہاں البتہ ہیضہ اور طاعون کا خوف ضرور ہے اسکے سبب اگر دن بڑھ جائیں۔ تو خدا معلوم ہمارے جہاز میں سے کچھ شخص جو سب زیادہ بیمار ہونے کے قرنطین میں رکھے گئے۔ ان کو بعد صحت کے دوسرے جہاز میں سوار کیا جاوے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے جہاز والوں کے رکھے ہوئے شخصوں کو ہمارے ساتھہ سوار کیا گیا۔ جدہ میں پہنچکر سکو ٹیکس بابت تذکرہ سرکاری یعنے پاسپورٹ کے دینا پڑا۔ اور جدہ کو قرنطین کی بابت ہمنے پہلے بمبئی ہی میں مبلغ ۳۵ روپیہ معہ کرایہ جہاز کے دلایا تہا۔ وہ پیسہ نہیں لیا گیا۔ کہ وکیل معلم کہتا ہے۔ کہ تین سال سے شریف کا یہ حکم ہے۔ کہ فی حاجی مبلغ سے روپیہ وصول کئے جائیں۔ تب اُن کو اجازت مکہ شریف کی دیجاوے۔ خواہ کوئی مسکین ہو خواہ امیر۔ اور یہ رقم جہاز میں سے سوار کرکے کنارہ پر اتارنے اور مکانات تک اسباب پہنچانے کا عوض بتائی جاتی ہے۔ خیر جو کچھہ ہوگا وہ دیکھا جاوے گا۔ الحمدللہ ہم سب بخیریت ہیں۔ مظفر علی رحمت سب خیریت ہیں۔

خط نمبر ۳

از مکہ معظمہ محلہ سندھی۔ ۱۲۔ شوال بروز جمعہ

ہم بخیریت ۱۸ رمضان المبارک کو داخل مکہ معظمہ ہو گئے ہیں ۲۵ تاریخ کو جانے

ahmadimuslim.de

ایک خط بھی لکھا تھا - اور ایک خط ۱۲- رمضان کو جدہ سے اور ایک ۱۳ شعبان
کو مدن سے - امید ہے کہ سب پہنچ گئے ہوں گے - سیالکوٹ کے کل
مردمان جتنے اکٹھے چلے تھے ایک محلہ میں پاس پاس رہتے ہیں سب
بخیریت ہیں - شیخ اللہ دتا کی والدہ شیخ محمد دین نظام الدین کی والدین اور
اور شیخ چراغ دین رفیع وغیرہ اور میاں محمد علی اور سائیں بھاگ بھیری اور مغلانی
اور سب بخیریت ہیں - آپ نے جتنے خط آج تک بمبئی کے نظام الدین
کے پتے پر لکھے ہیں - وہ ہم کو سب با ترتیب وار فارورڈ (Forwarded)
ہو کر مکہ شریف میں پہنچتے رہے ہیں - جتنے کہ اگلے روز آپ کی بیماری
اور صحت یابی کا خط ملا - عافاکم اللہ تعالیٰ - اس وقت تک کوئی نہیں ملا
چونکہ مکہ شریف کے پتے پر ملا ہو - شاید اس کے بعد ملے یا ... شریف
... خوش اعتقاد اور منتظم اور خوش تدبیر آدمی ہیں -

(۱) مکہ شریف میں کل بڑے بڑے قبے جن کی پرستش اور زیارت ہوتی
تھی - گروا دئے ہیں - جتنے کہ خلفائے اربعہ کے اسماء پر جو کچھ لوگوں
نے بنایا ہوا تھا - وہ بھی سب سفید زمین کر دی تھی حدیث شریف کا یہی حکم ہی

(۲) امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ کی کتابوں کی اشاعت ممنوع
تھی - اب خاص اہتمام اور شوق سے ان کی اشاعت کروا دی ہے - ان
دو دنوں میں امام ابن قیمؒ کی کتاب التبیان لاقسام القرآن یعنے قرآن
شریف کی قسموں کی فلاسفی خاص مکہ شریف میں طبع کروائی گئی ہے
۲۵۶ صفحے کی کتاب ہے - مضمون اس بیان کرنے والے کی طرف نظر کریں
مجھے اس پر اور کچھ ضرورت نہیں مسلم کو خوبی ہے ابھی تک
اس کی مشہوری نہیں ہوئی - شریف صاحب نے امام عبید کو خاص
طور پر زاد المعاد کا مطالعہ کروایا - اور اسی طرح ان امامین ہمامین کی تصنیف
کا مسئلہ علماء کے دل میں بٹھایا - معاند دل میں بہت جلتے بھنتے ہونگے -
مگر کسی کی پیش نہیں چل سکتی تھی - شریف صاحب کو ان کی کتابوں کی ترویج
کا بہت خیال ہے - اور ان کی ہی تشویق پر توحید کی اشاعت میں
بہت سرگرم اور جو ہی ہیں - ۲۱- رمضان کے جمعہ کو جب طائف
شریف سے تشریف لائے - تو حضرت سلطان معظم کے پیر صاحب
کا قبہ جو باقی رہ گیا ہوا تھا - نظر پڑا - اس وقت حکم کرتے ہی مسمار کرادیا
اب معلم لوگوں کی بالکل کساد بازاری ہے - نہ زیارت کی جگہ باقی ہیں -

حاجیوں سے سوہات کرواتے ہیں - مگر تحصیل مطلب کے لئے اوپر
بھی بہت کچھ کر لیتے ہیں -

(۵) شہر کے لوگوں کی سختی اور بد معاملگی آپ حاجیوں سے سنتے
رہتے ہیں - مگر اب انشاء اللہ نہ سنیں گے - شہر کا ایسا انتظام کیا ہے
کہ لوگوں کا ناک میں دم کر دیا ہے - رات دن میں جس گھڑی اندھیری
سویرے جب چاہو - بازار گلیوں میں سونا اچھالتے چلے جاؤ - کوئی
نہیں پوچھتا - کہ میاں تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں - کوئی آنکھ بھر کر
بھی تو نہیں دیکھتا - کان بھی تو نہیں دھرتا - بازار میں سودا سلف کا
معاملہ بہت خراب سنا جاتا تھا - مگر اب کیا مجال کہ کوئی کچھ بھی غبن کر سکے
ایک روپیہ دو - اور خواہ ایک پیسہ کا سودا لو - باقی واپس لیلو - ایک دمڑی
تک واپس دیتے ہیں - نہ کہیں لوٹ کا نام سنا جاتا ہے - نہ ڈاکہ پڑا
مارا جاتا ہے - جہاں چاہو - اور جدھر چاہو - پھرو - آج ۱۲ شوال تک کوئی
قافلہ مدینہ طیبہ کو روانہ نہیں ہوا - کچھ آدمی پیدل گئے ہیں - ابھی
حجاج اس کثرت سے جمع ہیں - کہ اللہ اکبر پہلا سات آٹھ سال کے بعد
آزادی سے حج کہلایا ہے - اور مخلوق کی ایسی ہی اس قدر
اژدہام ہے - کہ عقل حیران ہوتی ہے - جب حج کا موقعہ ہو گا - تو سبحان اللہ
کیا رونق ہوگی - مگر سبحان اللہ مسجد حرام بھی کیسی مبارک مسجد ہے - کہ
ہزاروں آدمی حجاج ہیں - اور ہر طرف سے آ رہے ہیں - اور ہزاروں شہر
کے باشندے ہیں - مگر بھرتے میں نہیں آتی - عید کو عجب رونق
تھی - یوں تو ہر فجر اور مغرب کو عید ہوتی ہے - مگر جمعہ کا اور ہی بات
ہوتا ہے - حیرانی یہ ہے کہ اس قدر مخلوق اور اتنی جگہ اور سب بھرپور
نظر آتی ہے - مگر جس قدر لوگ آتے جاتے ہیں - سب سماتے جاتے
ہیں - یوں ظاہر میں دیکھو - تو تل گرنے کو جگہ نہیں - سبحانہ
ما اعظم شانہ -

اغاثۃ اللہفان تصنیف امام ابن قیمؒ جو قلمی سے جو ہندوستان میں
چھپی تھی - وہ شاید ملخص ہے - یہاں جو مصر سے چھپ کر آئی ہیں -
وہ بہت بڑی کتاب ہے اور اس کے حاشیہ پر کتاب التحریر تصنیف
امام ابن قیمؒ چھپی ہے - کتاب تصوف میں ہے ... قیمت ہے شریف
صاحب نے خاص سفارش سے چھپوائی ہے شریف صاحب کو ان

ahmadimuslim.de

امساک کی تصانیف کا خاص شوق ہے۔ اور الحمد للہ کہ اب اہل حدیث کو مکہ شریف میں پوری آزادی حاصل ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ ۹-۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ جناب کے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی۔ (جو نمبر ۱۲ اہلحدیث میں چھپ چکی ہے) ۹ تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمان کی آنکھیں لگ رہی تھیں۔ کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں۔ لاتے ہیں ۸ گیارہ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے۔ تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ ۱۰ فروری کو سب کو پہلے مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے۔ جن پر جرح باقی تھی۔ جرح ہوئی۔ مگر کیا عرض کروں۔ جرح کیا تھی۔ تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا۔ کہ کسی سچے نبی کی توہین کرنیوالا کون ہے؟ (جواب) کافر ہے۔ (سوال) مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں (جواب) کہا ہے۔ مگر اس لئے کہا۔ کہ وہ کتاب ملکہ معظمہ کے نام پر بھیجی گئی تھی۔ اور ملکہ معظمہ عیسٰے علیہ السلام کو نہیں جانتی تھیں۔ بلکہ یسوع کو جانتی تھیں (سوال) مرزا جی نے یسوع مسیح کو ضمیمہ میں یہ الفاظ لکھے ہیں؟ کہ وہ شریر۔ مکار۔ دغا باز۔ جھوٹا۔ حرامخور وغیرہ تھا (جواب) ہاں لکھے ہیں۔ مگر عیسائیوں کو الزام کے طور پر (سوال) حضرت ابن زکریا یحیٰی علیہما السلام نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے۔ (جواب) صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔ (سوال) خاتم النبیین کا اطلاق ایسے نبی ہونے کیلئے مانع ہے (جواب. بہت تامل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنے آنحضرت کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں۔) (سوال) مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسے کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے۔ یعنے وہ کوئی نئی شریعت لاویں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے (جواب) یہ ان مسلمانوں سے پوچھو (سوال) آپکا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا۔ کہ حضرت عیسے کوئی نئی شریعت لاویں گے یا قرآن و حدیث کے پابند ہوں گے؟ (جواب) مجمل ایمان تھا۔ اسپر ایک زوردار قہقہہ لگا۔ (سوال) براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) ہی لکھا ہے؟ (جواب) ہاں لکھا ہے (سوال) جو شخص کسی ایسی پیشگوئی کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہو۔ اپنے حق میں بتلاوے۔ تو وہ کافر ہے یا مسلمان (جواب) کافر ہے (سوال) مرزا نے ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیشگوئی محمد و احمد آیا ہوں (جواب، کتاب دیکھکر) ہاں لکھا ہے "حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھ چکے ہیں۔ کہ احمد والی پیشگوئی آنحضرت کے حق میں ہے" خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر کے ایک دو سوال لکھتا ہوں۔ مولوی برہان الدین نے اپنے بیان میں ایک حدیث لکھائی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم۔ یہ اس دعوے پر لائے تھے۔ کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا۔ نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اسپر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے؟ (جواب) میں نہیں بتلا سکتا۔ (سوال) ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ (جواب) آپ بار بار نحو ہی پوچھتے ہیں (سوال) بغیر صرف و نحو جانے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے؟ (جواب) ہاں استاد سمجھا دے تو سمجھ سکتا ہے (سوال) آپنے بھی بغیر صرف و نحو کے حدیث پڑھی تھی (جواب) نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں (جبھی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کر دیا) (سوال) آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں (جواب) جانتا ہوں (سوال) اس میں واؤ کیسا ہے؟ (جواب) واؤ عطف کا (سوال) یہ عطف کس پر ہے؟ (جواب) نزل پر (سوال) نزل کیا ہے؟ فعل یا اسم (جواب) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔ حاکم نے پہلے تو سمجھایا۔ کہ اس وقت تو اور چار پانچ سوال ہیں جان چھوٹ جائیگی۔ کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور [illegible] سنائیں گے۔ مگر بڑے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی۔ کہ آج تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا۔ اس سے بعد ایک دو گواہ

[illegible]

معمولی واقعات کے گذرنے - اخیر میں ایک گواہ بڑے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے - ان کی شہادت کے علاوہ آپکا طرز بیان کچھ ایسا تہا - کہ حاکم نے مجبور ہو کر انکو متنبہ کیا - کہ ہوش سے شہادت دو - اُن کے وکیل نے عذر کیا - کہ سیدھے سادے آدمی ہیں - تو حاکم نے فرمایا - کہ میں اسے عقل دیدوں - آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت نے فرمایا تہا - کہ اس سال حج ہوگا - تو نہ ہوا - دوسرے سال ہوا تہا مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا - تو کہا کل نقل دوں گا - اس بیان کو سنکر بعض ہندوؤں نے مسلمانوں سے تعجب کیا تہہ کہا کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تہا - کہ اس سال کی خبر بتلادے - تو دوسرے سال کو ہو مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے - جنہوں نے اسکی ایسی آسانی سے تلافی کرائی - کہ خود مخالف سے اسکی تکذیب کرائی دوسرے روز تقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پہر آئے - تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑہوایا - جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت نے خود فرمایا - کہ میں نے تم سے کہا تہا کہ اسی سال تم حج کرو گے - حضرت عمر نے کہا - کہ یہ تو نہیں کہا تہا - یہ دکھا کر مولوی صاحب نے سوال کیا - کہ جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت کے فرمودہ کے موافق پیشگوئی نہیں ہوئی - وہ سچا ہے - یا جھوٹا - مولوی برہان الدین نے خدا لگتی کہی کہ جھوٹا ہے (سوال) یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے (جواب) ہاں (سوال) قرآن کے صریح حکم کے خلاف کرنیسے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہو سکتا ہے - (جواب) نہیں (سوال) مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے یعنی شریر مکار حرامی وغیرہ کہا ہے؟ (جواب) ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے (سوال) قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو بُرا نہ کہا کرو - (جواب) بعد تامل + ہاں ہے -

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور گواہ بھی کم و بیش کہتے گئے - کسی نے صاف اور کسی نے دبے الفاظ میں مولوی صاحب سے کہلوایا - کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - ۲۳ بعد پیشی ہوکر ۲۴ فروری مقرر ہوئی - جسکی کیفیت سے پہر اطلاع دونگا - جمعہ کی شب کو مولانا صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا - جہاں اتنا مجمع تہا - کہ اہل شہر نے اتنا بڑا مجمع کبہی نہ دیکہا تہا - جمعہ صبح صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑہایا - دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی - سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے - کہ اسی بہانہ سے مولوی صاحب ممدوح کی وعظ و نصیحت سے مستفیض ہو جاتے ہیں - بڑی خوشی یہ ہے - کہ اس تقریب پر مولوی صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کردی - جو عموماً مسلمانوں نے ہاتہوں ہاتہ سب لے گئے - اور بہت بڑا فائدہ حاصل کیا -

راقم - ابو عبد اللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ

امام مسجد صدر سیالکوٹ -

مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۲۳ - فروری سنہ ۱۹۱۲ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمہ بعدالت ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ پیش ہو کر گذری تہی - صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کر کے مسلیں طلب کرلی تہیں - اور تاریخ پیشی ۱۳ - فروری مقرر تہی - اس تاریخ کو مقدمہ بمقام علیوال صاحب موصوف کی عدالت میں پیش ہوا مرزائیوں کی طرف مسٹر اور ٹیل صاحب بیرسٹر - خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلا تہے اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو سولال وکیل گوجرانوالہ تہے - بحث وکلاء طرفین سنی گئی - اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا - مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے - صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کر کے مقدمہ واپس عدالت بابو چند و لعل صاحب میں بہیجا - مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت **نمک بریش پاشیدن** کا مصداق ہے - فرمائیے مرزائی صاحبان جاء الفتح کا تو پہلے حشر ہو چکا تہا - یہ شعجاءوک الفالحین کی مبارک قبول ہو - کیا اب بھی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے مدبر سیال (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا ملہم کہیں سویا ہوا ہے - یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے - عبرت - عبرت

یہ امر بھی ذکر کرنے کے قابل ہے - کہ علیوال اور اردگرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تہا - جزاہم اللہ خیر الجزاء -
مولوی صاحب کی آمد کی خبر سنکر اردگرد سے جوق جوق زیادہ کو لوگ دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال ہی مسلمانوں کی ضیافت کھائی - ہر چند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا - کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑہائیں - لیکن گاڑی کا ٹائم قریب تھا - اور گوردا سپور میں واپسی ضروری تھی - اس لئے مولوی صاحب مع وکیل صاحب واپس بسواری شُتم ملت شریف لے گئے - واپسی کے وقت رستہ میں بہت سے شائقین بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے - جو مولوی صاحب کی زیارت کو جا رہے تھے - رستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے - راقم - نامہ نگار گورداسپور -

انجمن حامی نومسلمان امرتسر کی رپورٹ

ماہ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ کے اخیر پر انجمن حامی نومسلمان امرتسر کے پاس بقایا سرمایہ صرف ما ۱۳؍ ہے سات کس نومسلمان حال ہی میں مشرف باسلام ہو کر انجمن میں آئے ہیں چار انبالہ سے دو شملہ سے ایک سہارنپور سے جنکے اسلامی نام یہہ ہیں حکیم عبد الصمد معہ بیوی اور ایک دختر اور ایک لڑکے کے - عبد الرحمن ملا عبد الرحمن ثانی - عبد اللہ
کل پندرہ نومسلمان آجکل انجمن میں موجود ہیں - جنکا خرچ ہر قسم کا انجمن کے ذمہ ہے افسوس ہے مسلمان بھائیوں نے اس انجمن کی امداد کرنی بند کر دی ہے - ہر ایک اہل اسلام کا فرض ہے - کہ اس انجمن کی جو عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے - ازراہ اسلام پروری ہر قسم کی خیرات - صدقہ - زکوٰۃ وغیرہ سے انجمن کی امداد کریں - بیچارے نومسلمان جو اپنے والدین خویش اقارب - دوست آشناؤں سے جدائی اختیار کر کے اور اسلام کو ایک سچا مذہب تصور کر کے آتے ہیں - انکی خبر گیری اور دلدہی مسلمان بھائیوں کا ہی حصہ ہے -

راقم حافظ محمد یوسف آنریری سکرٹری انجمن حامی نومسلمان امرتسر -

(اہلحدیث :- پہلا چندہ جو اسلام میں سرقہ کا شمار لیا گیا تہا وہ نومسلموں کے لئے تہا - باقی چندے سب اسکی فرع اور پیچھے ہیں پس مسلمانوں کو ایسی انجمن کی دل سے مدد کرنی چاہئے - جس میں نومسلموں کی خبر گیری ہو -) ایڈیٹر

استفتاء

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اندراس مسئلہ کے کہ ایک بستی میں بعارضہ طاعون بہت سے آدمی انتقال کر گئے ہیں بوجہ آب وہوا تبدیل کے مکانوں کو چھوڑ کر میدان میں چھپر وغیرہ بنا کر رہنا بدلیل قرآن وحدیث و صحابہ رضی اللہ علیہم و مجتہدین کے کیا حکم ہے خلاصہ تحریر فرما دیں فقط

راقم حافظ جان محمد مشونا ملے ضلع ہنجن -

جواب - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس بستی میں طاعون ہو وہاں سے بہاگنا جائز نہیں اور جہاں ہو وہاں جانا منع ہے اُسی مکان اور شہر میں رہکر صفائی کر سکتے ہیں -

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے جلسہ واحد میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں مہر وغیرہ ادا کر کے مکان سے علیحدہ کر دیا - اب وہ اُس شخص پر کیونکر حلال ہوگی (الخ)

جواب - اس مسئلہ میں علماء سلف کا اختلاف چلا آیا ہے حدیث مرفوع میں جو صحیح مسلم میں آئی ہے - یہ مذکور ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک مجلس میں ایک ہوتی تہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاسی طور پر حکم دیا - کہ تینوں ہی ہونگی - اس لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ صورت مرقومہ میں طلاق ایک ہی ہوگی اگر عدت نہیں گذری تو صرف صلح صفائی سے ملسکتے ہیں - اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح کر کے رہ سکینگے -

سوال مرزا غلام احمد متنبی کے قصبہ کا نام انکے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ قاف عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزائی صاحب کا قول ہے - کہ یہ لفظ اصل میں قاضیان تہا - کیا یہ ٹہیک ہے ؟

جواب بیشک کچھ شک نہیں کہ قادیاں کا نام اصل میں قاضیاں و الاتہا کثرت استعمال

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

۱۴ و ۱۵ فروری کو امرتسر میں یونین کلب (مجلس اتفاقیہ) کا سالانہ جلسہ ہوا مجلس مذکور ہندو مسلمان سکھوں وغیرہ کی مشترکہ انجمن ہے جلسہ میں رسومات قبیحہ اور دیگر مضامین پر لیکچر ہوئے - مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے تہذیب اخلاق پر لیکچر دیا - جو تمام حاضرین نے بڑی خوشی سے سنا - آپکے لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ مہذب اور جنٹلمین وہی ہے جو تمام تعلقات کو نباہے - سب سے بڑا تعلق انسان کا خالق سے ہے پس اسکو نباہ کرے - پھر مخلوق کے حقوق ادا کرے - پھر قرآن شریف کی پانچویں پارے کے تیسرے رکوع کی آئیت پڑہی جس میں خدا کی عبادت اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے - یہ بہی فرمایا - کہ کوئی شخص صرف کالر ٹائیں اور گھڑی لگانے سے مہذب یا جنٹلمین کہلانے کا حق نہیں رکھتا جبتک خدا اور مخلوق کے تعلقات کو عمدگی سے نہ نباہے (نامہ نگار)

دہلی میں ایک شخص لیکھرام قوم برہمن ۱۴ - فروری کو مسلمان ہوا اسلامی نام شیخ عبد الرحمٰن رکھا گیا خدا استقامت بخشے -

مولوی ابو رحمت صاحب ساکن میرٹھ نے جو ایک خط ۵ دسمبر کے آریہ اخبار بھکاری امرتسر میں طبع کرایا تھا - کہ میں مسلمانوں سے سیر ہوگیا ہوں اور اب دیانند جی کی تصنیف دیکھتا ہوں - آریہ دوست دعا کریں - کہ میری شانتی و تسکین ہو - اسپر مسلمانوں کو ان کی نسبت بدگمانی ہوئی - تو مولوی صاحب موصوف نے بیان کیا کہ یہ میری چال اس غرض سے تھی کہ میں آریوں سے کچھ مدد لیکر اونہی سے مقابلہ کر سکوں - گو نیت کچھ ہی ہو - لیکن عمل اچھا نہیں - آریوں سے کیا مدد لینگے اور کس مدد کی حاجت ہو سکتی ہے سب کام ملسکتی ہیں - روپیہ پیسہ بہی کیا دینگے اُن کی اپنی حاجتیں تو پوری ہوتی نہیں اصل سبب یہ تہا - کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک شادی کی تہی جسمیں سسرال کی طرف سے کچھ بدسلوکی ظاہر ہوئی - باری شکر ہو - کہ اب دوسری جگہ ان کی شادی کرادی گئی (نامہ نگار ضلع گورکھپور)

روس یا جاپان ہر کسیکو اجازت نہ ہوگی کہ چین پر حملہ کریں آپس میں جبتک بہیر

امرتسر میں کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۷۶۰۶ روپیہ وصول ہوا - (مبارک ہو) -

سنبھل پور میں نواب خورشید علی خان منشی جج مقرر ہوئے - نواب واجد علی خان کے بیٹے ہیں -

بلقان کی حالت ابتر - ٹرکی و بلغاریہ کے درمیان جنگ جلد ہوگی - دونو طیار ہیں (خلاف قیاس)

حیرانی ہے قبل اعلان جنگ کے جاپان نے حملہ کیا و کی شام کا جلسہ بال ملتوی کیا گیا ہے -

جاپانی بیڑہ حملہ آور میں ۱۵ جہاز تھے پلادہ نام روسی جنگی جہاز غرق کیا گیا اور بھی دو بلکہ تین جہازوں کو سخت صدمہ پہنچا - جاپانی حملہ کاری نکلا - اسپر خوشیاں ہیں -

جاپانی فوج ساحل کوریہ پر اتری - یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں

جاپان نے اعلان کیا - روسی چالاکی نے جنگ پر مجبور کیا ہے جوابدہ اس کا روس ہے -

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے اور جنگ کی جاپانی چھ جنگی جہاز تھے - مقابلہ رہا -

مرزا قادیانی کا مقدمہ - ۱۶ فروری کو پیش ہوا - مرزا نے بیماری کا عذر کیا - کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہوسکتا درخواست نامنظور ہوئی اور ۲۳ - فروری مقرر ہوئی -

روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحلی قلعوں سے بہی گولہ باری ہوئی جاپان بچ نکلا ہے -

جنوبی و غربی کوریہ پر جاپانی فوجیں تا بعض جاپان جوش سے سرگرم مجسم ہے -

امریکہ خواہش ہے اس لڑائی کا رقبہ از حد محدود رکھیں - ورنہ آگ عالمگیر ہوگی - (خداشرے برانگیزد کہ در وے خیر ما باشد - ٹرکی کی سلامتی)

پنجاب میں مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا اب نئے مڈل پرائمری کے زبانی انسپکٹر لیا کرینگا (مبارک)

پریٹوریا کی خبر بتلاتی ہے کہ ایک کمیشن قائم کی گئی ہے جو ایشیائی تجار کے حقوق کی نسبت جنگ سے پیشتر رپورٹ کریگی +

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا -

ahmadimuslim.de